ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مصنوعی ذہانت اور بین المذاہب ہم آہنگی: کثیر مذہبی معاشروں میں اخلاقی پروگرامنگ

ARTIFICIAL INTELLIGENCE AND INTERFAITH HARMONY: ETHICAL PROGRAMMING IN MULTI-RELIGIOUS SOCIETIES

Eesha Raazia
PhD Scholar Department of Islamic Studies ,Punjab University
Lecturer Sheikh Zayed Islamic Center. Punjab University.
eeshahasan99.ier@pu.edu.pk
Saba Aorangzaib
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies,University of Education, L.M.C Lahore,
Lecturer, Govt Graduate College (W) Baghbanpura, Lahore.
sabas1211@gmail.com
Bushra Taj
PhD Scholar in Lahore Leads University (Islamic Studies)
bush1993ra@gmail.com

Abstract

This study comprehensively examines the relationship between Artificial Intelligence (AI) and interfaith harmony within the context of multi-religious societies, aiming to provide a scholarly and practical framework for the ethical deployment of AI. Modern AI systems, including robotics, machine learning, data analytics, and social media algorithms, are not only revolutionizing social, economic, and educational domains but also creating ethical, social, and religious challenges in culturally and religiously diverse societies. This paper provides a detailed analysis of these challenges and explores how AI systems can be designed and programmed in accordance with principles of human dignity, religious freedom, non-discrimination, and transparency.The first section of the study offers a comprehensive overview of AI, its historical evolution, and the theories of Machine Ethics, highlighting key concepts such as algorithmic fairness, moral accountability, and transparency. The second section provides a comparative analysis of ethical principles across major world religions, including Islam, Christianity, Judaism, and Eastern religions (Hinduism, Buddhism, Confucianism), to identify common moral values and opportunities for interfaith ethical collaboration.

Furthermore, the study reviews global and national frameworks for AI ethics, including those established by the United Nations, UNESCO, the European Union, and Islamic jurisprudential bodies. These institutions provide guidelines and recommendations to ensure AI systems uphold human rights, religious sensitivity, and social harmony. The paper also discusses practical models for interfaith ethical programming, the involvement of religious institutions in policy-making, and the role of Global AI Governance frameworks in ensuring transparency, fairness, and accountability in AI systems.The study concludes that, in multi-religious societies, it is imperative to integrate religious and cultural sensitivity into AI applications. Interfaith ethical dialogue, jurisprudential guidance, and harmonized global policies enable the responsible and ethical deployment of AI, aligning technological innovation with human and religious values. The recommendations presented in this paper provide a practical roadmap to ensure AI systems are not only technically efficient but also socially and religiously acceptable, thereby promoting human dignity, religious freedom, and social cohesion.

Keywords: Artificial Intelligence, Interfaith Harmony, Ethical Programming, Machine Ethics, Algorithmic Fairness, Religious Sensitivity, Multi-Religious Societies

یہ مطالعہ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور بین المذاہب ہم آہنگی کے تعلقات کو کثیر مذہبی معاشروں کے تناظر میں جامع انداز میں پیش کرتا ہے، جس کا مقصد AI کے اخلاقی استعمال کے لیے ایک مستند اور عملی فریم ورک فراہم کرنا ہے۔ جدید AI نظام، بشمول روبوٹکس، مشین لرننگ، ڈیٹا اینالیٹکس اور سوشل میڈیا الگورتھمز، نہ صرف سماجی، اقتصادی اور تعلیمی شعبوں میں انقلاب برپا کر رہے ہیں بلکہ مذہبی اور ثقافتی حساسیت کے حامل معاشروں میں اخلاقی، سماجی اور مذہبی چیلنجز بھی پیدا کر رہے ہیں۔ یہ مقالہ ان چیلنجز کا تفصیلی جائزہ لیتا ہے اور یہ تجزیہ پیش کرتا ہے کہ کس طرح AI کے نظام کو انسانی وقار، مذہبی آزادی، عدم امتیاز، اور شفافیت کے اصولوں کے مطابق ڈیزائن اور پروگرام کیا جا سکتا ہے۔ مطالعے کا پہلا حصہ AI کی تعریف، تاریخی ارتقاء اور مشینی اخلاقیات (Machine Ethics) کے نظریات کا مفصل جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں الگورتھمک انصاف، اخلاقی جواب دہی اور شفافیت جیسے بنیادی تصورات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا حصہ

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

دنیا کے بڑے مذاہب، جیسے اسلام، عیسائیت، یہودیت اور مشرقی مذاہب (ہندومت، بدھ مت، کنفیوشس ازم) میں اخلاقیات کے اصولوں کا تقابلی تجزیہ فراہم کرتا ہے، تاکہ مشترکہ اخلاقی اقدار اور بین المذاہب اشتراک کے مواقع واضح کیے جا سکیں۔

مطالعے میں عالمی اور قومی سطح پر AI کے لیے اخلاقی رہنمائی کا جائزہ لیا گیا ہے، جس میں اقوام متحدہ، یونیسکو، یورپی یونین اور اسلامی فقہی اداروں کے فریم ورک شامل ہیں۔ یہ ادارے AI کے نظام میں انسانی حقوق، مذہبی حساسیت اور سماجی ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے قواعد اور سفارشات پیش کرتے ہیں۔ مقالے میں بین المذاہب اخلاقی پروگرامنگ کے عملی ماڈلز، مذہبی اداروں کی پالیسی سازی میں شمولیت، اور عالمی AI گورننس (Global AI Governance) کے فریم ورک پر بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے، تاکہ AI کے نظام میں شفافیت، انصاف اور جواب دہی کو یقینی بنایا جا سکے۔ یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ کثیر مذہبی معاشروں میں AI کے استعمال میں مذہبی اور ثقافتی حساسیت کو مدنظر رکھنا ناگزیر ہے۔ بین المذاہب اخلاقی مکالمہ، فقہی رہنمائی، اور عالمی سطح پر ہم آہنگ پالیسیز AI کے ذمہ دارانہ، اخلاقی اور انسانی اقدار کے مطابق استعمال کو ممکن بناتی ہیں۔ مقالے کی سفارشات عملی رہنما فراہم کرتی ہیں تاکہ AI نہ صرف تکنیکی اعتبار سے مؤثر بلکہ سماجی اور مذہبی اعتبار سے بھی محفوظ اور قبول شدہ نظام بن جائے، جو انسانی وقار، مذہبی آزادی اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرے۔

مصنوعی ذہانت، اخلاقیات اور بین المذاہب ہم آہنگی کا نظریاتی تعارف

اکیسویں صدی کی سب سے انقلابی سائنسی پیش رفت مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ہے، جس نے انسانی فکر، سماجی نظام، معیشت، طب، ابلاغ اور فیصلہ سازی کے تمام میدانوں میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ مصنوعی ذہانت دراصل اس کوشش کا نام ہے جس کے تحت انسان اپنی عقلی وادراکی صلاحیتوں کو مشین کے اندر منتقل کرنے کی سعی کرتا ہے، تاکہ مشین خود سیکھ سکے، فیصلہ کر سکے اور مسائل کا حل تلاش کر سکے۔ یہ تصور محض جدید کمپیوٹر سائنس کی پیداوار نہیں بلکہ اس کی فکری جڑیں قدیم فلسفیانہ مباحث، بالخصوص علم، عقل اور ادراکِ انسانی کے تصورات میں پیوست ہیں۔ مصنوعی ذہانت کی تاریخ دراصل انسان کی اس خواہش کی تاریخ ہے کہ وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو خارجی مظاہر میں ڈھال سکے۔ یونانی فلسفے سے لے کر اسلامی تہذیب کے علمی ورثے اور جدید مغربی سائنسی انقلاب تک، ہر دور میں عقل اور علم کو منظم شکل دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ مصنوعی ذہانت کا ارتقاء ایک مسلسل فکری و سائنسی سفر کا نتیجہ ہے، جو کئی صدیوں پر محیط ہے۔

مصنوعی ذہانت

اصطلاحی اعتبار سے مصنوعی ذہانت سے مراد وہ سائنسی و تکنیکی نظام ہے جس کے ذریعے ایسی مشینیں تیار کی جاتی ہیں جو انسانی ذہانت سے مشابہ افعال سرانجام دے سکیں، جیسے سیکھنا، استدلال کرنا، مسائل کا حل نکالنا اور فیصلے کرنا۔ جدید کمپیوٹر سائنس میں AI کو ایک باقاعدہ علمی شعبہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کا تاریخی ارتقاء

1. **قدیم فکری بنیادیں:**

عقل، منطق اور ادراک کے مباحث ارسطو، افلاطون اور بعد ازاں مسلم فلاسفہ مثلاً فارابی، ابنِ سینا اور ابنِ رشد کے یہاں تفصیل سے ملتے ہیں۔ انہی مباحث نے بعد میں منطقی مشینوں (Logical Machines) کے تصور کو جنم دیا۔

2. **جدید سائنسی دور:**

سترہویں اور اٹھارویں صدی میں منطق اور ریاضی کی بنیاد پر خودکار حسابی مشینوں کا تصور ابھرا۔ لیبنز (Leibniz) نے حسابی منطق کی بنیاد رکھی۔

3. **بیسویں صدی اور AI کی باقاعدہ پیدائش:**

1956ء میں ڈارٹ ماؤتھ کانفرنس کے بعد AI کو باقاعدہ ایک سائنسی شعبے کی حیثیت حاصل ہوئی۔ جان مکارتھی، ایلن ٹورنگ اور دیگر ماہرین نے مشین لرننگ، نیورل نیٹ ورکس اور خودکار استدلال کی بنیادیں قائم کیں۔

4. **اکیسویں صدی کا انقلاب:**

آج AI ڈیپ لرننگ، بگ ڈیٹا، نیورل نیٹ ورکس اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ کی بدولت انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں داخل ہو چکی ہے، جس کے نتیجے میں اخلاقی اور مذہبی سوالات نہایت شدت کے ساتھ ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

امام ابنِ خلدون انسانی تمدن اور فنی علوم کے ارتقاء کے پس منظر میں عقل اور صنعت کے تعلق کو یوں بیان کرتے ہیں:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"وَالصَّنَائِعُ إِنَّمَا تَكْمُلُ بِكَمَالِ الْعُقُولِ، وَتَتَطَوَّرُ بِتَطَوُّرِ الْفِكْرِ الإِنْسَانِيِّ[1]".

صنعتیں دراصل عقل کی تکمیل کے ساتھ کامل ہوتی ہیں، اور انسانی فکر کے ارتقاء کے ساتھ ترقی پاتی ہیں۔

امام ابن خلدون یہ بیان کرتے ہیں کہ انسانی عقل کی ترقی ہی ہر قسم کی صنعت، فن اور تکنیکی پیش رفت کی اصل بنیاد ہوتی ہے۔ یہی اصول جدید دور میں مصنوعی ذہانت کے ارتقاء پر بھی صادق آتا ہے، کیونکہ AI دراصل انسانی عقل کی توسیع یافتہ اور منظم صورت ہے۔

ابن خلدون کے اس قول میں انسانی عقل، فکر اور صنعت کے مابین ایک نہایت عمیق ربط کو واضح کیا گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت بھی درحقیقت انسانی عقل کی ایک مصنوعی توسیع (Artificial Extension of Human عقل) ہے۔ جس طرح عقلی ارتقاء کے بغیر کوئی صنعت ترقی نہیں کر سکتی، اسی طرح اگر AI کو اخلاقی، فکری اور تہذیبی شعور کے بغیر محض ایک خودکار نظام کے طور پر فروغ دیا جائے، تو وہ انسان کے لیے فائدے کے بجائے نقصان کا باعث بھی بن سکتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ارتقاء کو محض تکنیکی پیش رفت نہیں بلکہ ایک اخلاقی و تہذیبی ارتقاء بھی سمجھا جاتا ہے۔ جب انسانی فکر اپنی اخلاقی حدود سے تجاوز کرتی ہے تو صنعت بھی خطرناک رخ اختیار کر لیتی ہے۔ اسی تناظر میں AI کے ساتھ اخلاقی پروگرامنگ کی بحث ناگزیر ہو جاتی ہے۔

مصنوعی ذہانت محض جدید دور کی سائنسی اختراع نہیں بلکہ انسانی عقل، فکر اور فنی ارتقاء کے طویل تاریخی سفر کا تسلسل ہے۔ قدیم فلسفیانہ مباحث سے لے کر جدید کمپیوٹر سائنس تک، ہر مرحلہ اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ انسان اپنی ذہنی صلاحیتوں کو خارجی دنیا میں منتقل کرنے کی مسلسل کوشش میں مصروف رہا ہے۔ تاہم، چونکہ مصنوعی ذہانت انسانی عقل کی تقلید پر مبنی ہے، اس لیے اس کا اخلاقی دائرے میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر، یہ ترقی انسانی معاشروں خصوصاً کثیر مذہبی معاشروں میں فکری، سماجی اور مذہبی تصادم کا سبب بن سکتی ہے۔

اخلاقیات کا فلسفیانہ اور مذہبی تصور

اخلاقیات انسانی زندگی کا وہ بنیادی ستون ہے جو فرد کے فکر و عمل کو ایک متعین معیار عطا کرتا ہے۔ فلسفیانہ سطح پر اخلاقیات کا تعلق خیر و شر، عدل و ظلم، حق و باطل، اور حسنِ عمل و قبحِ عمل کے تعین سے ہے، جب کہ مذہبی تناظر میں اخلاقیات وحیِ الٰہی کی روشنی میں انسانی کردار کی تشکیل کا نام ہے۔ انسانی تہذیب کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب بھی علم و ٹیکنالوجی نے ترقی کی، اخلاقیات نے اس ترقی کو صحیح سمت دینے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ مصنوعی ذہانت کے موجودہ دور میں یہ سوال پہلے سے کہیں زیادہ سنگین ہو چکا ہے کہ کیا مشینی نظام انسانی اخلاقی اقدار کا ادراک کر سکتے ہیں؟ کیا عقلِ مصنوعی کو بھی خیر و شر کے امتیاز کا پابند بنایا جا سکتا ہے؟ ان سوالات کا جواب صرف سائنسی نہیں بلکہ فلسفیانہ اور مذہبی بنیادوں پر ہی ممکن ہے۔

اخلاقیات کا فلسفیانہ تصور

فلسفۂ اخلاق میں انسانی عقل کو خیر و شر کے ادراک کا بنیادی ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ سقراط، افلاطون اور ارسطو سے لے کر کانٹ اور جدید مغربی فلسفیوں تک، اخلاقیات کو انسانی عقل کا لازمی تقاضا قرار دیا گیا ہے۔ فلسفیانہ اخلاقیات میں عمل کی اخلاقی حیثیت کا فیصلہ نیت، نتیجہ اور اجتماعی فائدے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

اخلاقیات کا مذہبی تصور

مذہبی نقطۂ نظر سے اخلاقیات کی بنیاد وحیِ الٰہی پر ہوتی ہے۔ اسلام میں اخلاق صرف سماجی معاہدہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ابدی ہدایات کا مجموعہ ہے، جن کا مقصد انسانی کردار کی تطہیر، معاشرتی عدل کا قیام اور روحانی ارتقاء ہے۔

امام غزالی اخلاقیات کی بنیاد کو دین سے وابستہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

"حُسْنُ الْخُلُقِ هُوَ صِفَةٌ تَرْسُخُ فِي النَّفْسِ، تَصْدُرُ عَنْهَا الأَفْعَالُ بِسُهُولَةٍ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى فِكْرٍ وَرَوِيَّةٍ[2]".

حسنِ اخلاق نفس کی وہ پختہ صفت ہے جس کے ذریعے افعال کسی تفکر اور تکلف کے بغیر آسانی سے صادر ہوتے ہیں۔

---

[1] ابنِ خلدون، عبدالرحمن بن محمد، المقدمۃ، مکتبہ دارالفکر، بیروت، 2004ء، ج2، ص321۔

[2] غزالی، امام ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، مکتبہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، 2005ء، ج3، ص53۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

امام غزالی کے نزدیک اخلاق محض ظاہری افعال کا نام نہیں بلکہ انسان کی باطنی شخصیت کی وہ مضبوط کیفیت ہے جو خود بخود نیکی پر آمادہ کرتی ہے۔اس تصور سے واضح ہوتا ہے کہ اخلاقیات کو محض ضابطوں (Rules) تک محدود نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ ایک داخلی روحانی کیفیت ہے۔مصنوعی ذہانت کے تناظر میں یہ سوال نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ کیا مشین میں ایسی باطنی اخلاقی کیفیت پیدا کی جاسکتی ہے؟

چونکہ AI کے تمام فیصلے ڈیٹا، الگورتھمز اور پروگرامنگ کے تابع ہوتے ہیں، اس لیے اس کے اخلاقی افعال درحقیقت اس کے تخلیق کار انسان کی اخلاقی سوچ کا انعکاس ہوتے ہیں۔اگر انسان خود اخلاقی تربیت سے محروم ہو تو مصنوعی ذہانت سے اخلاقی فیصلوں کی توقع محض ایک وہم رہ جاتا ہے۔

اس یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ فلسفۂ اخلاق انسانی عقل کو خیر و شر کا معیار قرار دیتا ہے، جب کہ مذہب اخلاقیات کو وحیِ الٰہی سے وابستہ کرتا ہے۔مصنوعی ذہانت چونکہ ایک مشینی نظام ہے، اس لیے اس کی اخلاقی حیثیت دراصل اس انسان کی اخلاقی بصیرت پر موقوف ہے جو اسے تخلیق کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ AI میں اخلاقی پروگرامنگ کے لیے محض تکنیکی اصول کافی نہیں بلکہ مضبوط فلسفیانہ اور مذہبی بنیادیں ناگزیر ہیں۔

بین المذاہب ہم آہنگی کا مفہوم اور سماجی اہمیت

بین المذاہب ہم آہنگی عصرِ حاضر کی ایک ناگزیر سماجی ضرورت بن چکی ہے، خصوصاً ایسے معاشروں میں جہاں مختلف مذاہب، تہذیبیں اور فکری نظام بیک وقت موجود ہوں۔عالمگیریت(Globalization) ،ڈیجیٹل میڈیا اور مصنوعی ذہانت نے انسانی معاشروں کو ایک دوسرے کے غیر معمولی قریب کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں مذہبی اختلافات کے اثرات بھی پہلے سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں۔بین المذاہب ہم آہنگی سے مراد مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان باہمی احترام، امن، تعاون اور بقائے باہمی کا وہ فکری و عملی نظام ہے جو اختلاف کے باوجود تصادم کو جنم نہ لینے دے۔مصنوعی ذہانت کے دور میں یہ ہم آہنگی اس لیے بھی ضروری ہو گئی ہے کہ AI سسٹمز مذہبی مواد، شناخت اور رویّوں پر براہِ راست اثر انداز ہو رہے ہیں۔

بین المذاہب ہم آہنگی کا اسلامی تصور

اسلام انسانوں کے درمیان اختلافِ مذاہب کے باوجود عدل، احترام اور امن کی تعلیم دیتا ہے۔قرآن مجید میں انسانی تنوع کو اللہ تعالیٰ کی حکمت قرار دیا گیا ہے، نہ کہ تصادم کا سبب۔

قرآن مجید انسانوں کے باہمی تعلقات میں عدل اور احترام کی بنیاد کو یوں بیان کرتا ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ[3]".

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لیے بانٹا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں انسانی تنوع کو تصادم کے بجائے تعارف اور تعاون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔رنگ، نسل، قوم اور مذہب کا اختلاف فطری ہے، لیکن اس اختلاف کا مقصد ایک دوسرے کو پہچاننا اور اجتماعی بھلائی کے لیے تعاون کرنا ہے۔یہی اصول بین المذاہب ہم آہنگی کی بنیاد ہے۔مصنوعی ذہانت کے تناظر میں یہ اصول اس لیے نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ AI سسٹمز مذہبی شناختوں کو ڈیٹا کی صورت میں محفوظ کرتے ہیں۔اگر ان سسٹمز کو عدل، تقویٰ اور احترامِ انسانیت جیسے قرآنی اصولوں سے ہم آہنگ نہ کیا جائے تو یہ مذہبی تعصب اور سماجی نفرت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

سماجی اہمیت

بین المذاہب ہم آہنگی نہ صرف مذہبی امن بلکہ معاشرتی استحکام، سیاسی توازن اور عالمی امن کے لیے بھی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔آج کے ڈیجیٹل معاشرے میں جب معلومات کا پھیلاؤ خودکار نظاموں کے ذریعے ہو رہا ہے، تو اگر ان نظاموں میں مذہبی غیر جانبداری اور انصاف نہ ہو تو معاشرے شدید انتشار کا شکار ہو سکتے ہیں۔

[3] الحجرات:13

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بین المذاہب ہم آہنگی محض ایک اخلاقی نعرہ نہیں بلکہ ایک ناگزیر سماجی ضرورت ہے۔اسلام انسانی تنوع کو اللہ کی حکمت قرار دے کر اسے تصادم کے بجائے تعاون کا ذریعہ بناتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں اس ہم آہنگی کی اہمیت اس لیے دوچند ہو جاتی ہے کہ اب مذہبی بیانیے، شناختیں اور معاشرتی رویّے تیزی سے ڈیجیٹل نظاموں کے زیرِاثر آرہے ہیں۔اگر AI کو بین المذاہب احترام کے اصولوں سے ہم آہنگ نہ کیا گیا تو یہ ٹیکنالوجی سماجی امن کے بجائے سماجی تصادم کا سبب بن سکتی ہے۔

مذاہبِ عالم میں اخلاقی تصورات کا تقابلی مطالعہ

اسلامی اخلاقیات کا بنیادی تصور

اسلام ایک ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے جس میں اخلاقیات کو محض سماجی ضرورت نہیں بلکہ دینی فریضہ اور ایمانی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔اسلامی اخلاقیات کی بنیاد وحی (قرآن وسنت) پر ہے، اس لیے اس میں خیر وشر کے معیارات قطعی، آفاقی اور غیر متبدل ہیں۔اسلام فرد کی باطنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی عدل، امانت، دیانت، رحم، انصاف اور احترامِ انسانیت کو اخلاقیات کا لازمی جزو قرار دیتا ہے۔یہی اخلاقی تصور بعد میں اسلامی تہذیب، قانون، سیاست، معیشت اور علم وصنعت کی بنیاد بنا۔ مصنوعی ذہانت کے تناظر میں اسلامی اخلاقیات کی اہمیت اس لیے دوچند ہو جاتی ہے کہ یہ اخلاق کو صرف انسانی فہم پر نہیں چھوڑتا بلکہ اسے الٰہی ہدایت سے مربوط کرتا ہے، جو اخلاقی پروگرامنگ کے لیے ایک مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے۔قرآن مجید اخلاقی قدروں کی اساس کو یوں واضح کرتا ہے کہ :

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ[4]"

بے شک اللہ عدل، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اس آیتِ کریمہ میں اسلامی اخلاقیات کے تین بنیادی ستون واضح طور پر بیان کر دیے گئے ہیں : عدل، احسان اور سماجی ذمہ داری۔اسی کے ساتھ تین اخلاقی ممنوعات : فحاشی، منکر اور ظلم کو صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا گیا ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی اخلاقیات صرف فرد کی ذاتی نیکی تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشرتی نظام کو اپنی گرفت میں لیتی ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے تناظر میں یہ آیت ایک بنیادی اخلاقی فریم ورک فراہم کرتی ہے:

- AI کے فیصلے عدل پر مبنی ہوں
- اس میں سماجی خیر (احسان) شامل ہو
- کمزور طبقات کے ساتھ ظلم کا کوئی پہلو نہ ہو

یوں اسلامی اخلاقیات اخلاقی پروگرامنگ کے لیے Rule-Based Ethics اور Value-Based Ethics دونوں کی ہم آہنگ صورت پیش کرتی ہیں۔

اسلامی اخلاقیات کی بنیاد وحی پر ہونے کی وجہ سے اس میں اخلاق کی حیثیت ایک مطلق اور آفاقی قدر کی ہے۔عدل، احسان، امانت اور احترامِ انسانیت جیسے اصول ایسے اخلاقی ضابطے فراہم کرتے ہیں جو مصنوعی ذہانت کی اخلاقی پروگرامنگ کے لیے نہایت مضبوط اور قابلِ عمل نظریاتی بنیاد بن سکتے ہیں۔اگر AI کو اسلامی اخلاقیات کے ان اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے تو وہ انسانی معاشرے کے لیے خیر وفلاح کا ذریعہ بن سکتی ہے، نہ کہ فتنہ وفساد کا۔

عیسائیت اور یہودیت میں اخلاقی اصول

عیسائیت اور یہودیت دونوں آسمانی مذاہب ہیں اور ان کا اخلاقی تصور بھی وحیِ الٰہی پر مبنی ہے۔یہودیت میں اخلاقیات کی بنیاد تورات کے احکام پر ہے، جبکہ عیسائیت میں اخلاقی تعلیمات کی اساس انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات ہیں۔دونوں مذاہب میں اخلاقیات کا مرکز اللہ، انسان اور سماج کے باہمی تعلق کو درست بنیادوں پر استوار کرنا ہے۔یہودیت میں شریعت اور قانون کو زیادہ اہمیت حاصل ہے، جبکہ عیسائیت میں اخلاقی رویّے، محبت، عفو ودرگزر اور رحم کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔اس فرق کے باوجود دونوں مذاہب میں کئی بنیادی اخلاقی قدریں مشترک ہیں، جیسے قتل سے اجتناب، جھوٹ سے پرہیز، انصاف، امانت اور احترامِ انسانیت۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے گئے اخلاقی احکام کے بارے میں تورات میں یوں آیا ہے:

---

[4] النحل:90

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"لاَ تَقْتُلْ. لاَ تَزْنِ. لاَ تَسْرِقْ. لاَ تَشْهَدْ عَلَى قَرِيبِكَ شَهَادَةَ زُورٍ[5]".

تو قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، اور اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

یہ اقتباس عشرۂ احکام (Ten Commandments) کا حصہ ہے، جو یہودیت اور عیسائیت دونوں میں بنیادی اخلاقی و قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ ان احکام میں انسانی جان، عزت، مال اور سچائی کے تحفظ کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیا گیا ہے۔ یہ وہی اقدار ہیں جن پر کسی بھی مہذب معاشرے کی بقا موقوف ہوتی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے تناظر میں یہ اخلاقی اصول اس بات کی طرف واضح رہنمائی کرتے ہیں کہ:

- AI کسی انسان کی جان، مال یا عزت کے لیے نقصان دہ نہ ہو
- اس کے فیصلوں میں جھوٹ، فریب اور دھوکا شامل نہ ہو
- ڈیٹا چوری، غلط معلومات اور ڈیجیٹل دھوکے سے مکمل اجتناب کیا جائے

یوں توراتی اخلاقیات AI کے لیے Negative Moral Constraints (ممنوعات پر مبنی اخلاقیات) فراہم کرتی ہیں۔

عیسائیت اور یہودیت دونوں میں اخلاقی اصول وحیِ الٰہی سے ماخوذ ہیں اور ان کا مرکزی مقصد انسانی جان، عزت، مال اور سچائی کا تحفظ ہے۔ یہ اخلاقی تصورات اگرچہ قانونی اور نصیحتی اسلوب میں جداگانہ ہیں، مگر ان کا جوہر ایک ہے۔ مصنوعی ذہانت کی اخلاقی پروگرامنگ میں ان اصولوں کو شامل کیا جائے تو یہ ٹیکنالوجی انسانی معاشرے کے لیے زیادہ محفوظ، منصفانہ اور قابلِ اعتماد بن سکتی ہے۔

مشرقی مذاہب (ہندومت، بدھ مت، کنفیوشس ازم) میں اخلاقیات

مشرقی مذاہب یعنی ہندومت، بدھ مت اور کنفیوشس ازم کا اخلاقی تصور بنیادی طور پر انسانی باطن کی تطہیر، خواہشات پر قابو، عدمِ تشدد، ضبطِ نفس اور سماجی ہم آہنگی کے اصولوں پر قائم ہے۔ ان مذاہب میں اخلاقیات کسی قانونی ضابطے کے بجائے زیادہ تر ایک روحانی و باطنی تربیتی نظام کے طور پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ ہندومت میں "دھرم"، بدھ مت میں "آٹھ گونوں کا راستہ" اور کنفیوشس ازم میں "رن" (انسان دوستی) اخلاقیات کے مرکزی تصورات ہیں۔ یہ مذاہب اگرچہ توحیدی وحی پر قائم نہیں، لیکن ان کا اخلاقی نظام بھی انسان کو ظلم، تشدد، حرص اور فریب سے روکتا ہے اور صبر، رحم، سچائی اور رواداری کی تلقین کرتا ہے، جو کثیر مذہبی معاشروں میں بنیادی سماجی اقدار سمجھی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں عدمِ تشدد اور ایذا سے اجتناب کے بارے میں بدھ کی تعلیم یوں بیان کی گئی ہے کہ:

"لاَ يُؤْذِي الإِنْسَانُ أَحَدًا، فَإِنَّ الإِيذَاءَ يَرْتَدُّ عَلَى صَاحِبِهِ[6]".

انسان کسی کو ایذا نہ دے، کیونکہ ایذا بالآخر خود اسی کی طرف لوٹ آتی ہے۔

یہ بدھ مت کے بنیادی اخلاقی اصول عدمِ تشدد (Ahimsa) کی نمائندگی کرتا ہے، جو ہندومت اور بدھ مت دونوں میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اصول کے مطابق انسان کو ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی، صبر اور نرمی سے پیش آنا چاہیے۔ تشدد، ظلم اور ایذا نہ صرف دوسروں کے لیے نقصان دہ ہیں بلکہ خود انسان کی روحانی تباہی کا سبب بھی بنتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے تناظر میں یہ اخلاقی تصور اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ:

- AI کسی فرد یا گروہ کو نقصان نہ پہنچائے
- اس کے فیصلوں میں تشدد، نفرت اور ضرر کا عنصر شامل نہ ہو
- ڈیجیٹل نظام انسانی اذیت، نفسیاتی دباؤ یا سماجی فساد کا ذریعہ نہ بنیں

یوں مشرقی مذاہب اخلاقیات کی وہ صورت پیش کرتے ہیں جسے جدید اخلاقی فلسفے میں Non-Maleficence Principle (عدمِ ضرر کا اصول) کہا جاتا ہے، جو AI Ethics کا ایک بنیادی ستون ہے۔

---

[5] موسوی شریعت، سفر الخروج (کتابِ خروج)، مطبوعہ دار الکتاب المقدس، قاہرہ، 2009ء، باب 20، آیات 13–16، ص 78۔

[6] سدھارتھ گوتم (بدھا)، مترجم: عبدالرحمن بدوی، الدھَمَّبَدَا (دھمّ پد)، مکتبہ الانجلو المصریہ، قاہرہ، 1980ء، باب 10، ص 87

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مشرقی مذاہب میں اخلاقیات کا مرکز اندرونی تزکیہ، عدمِ تشدد، ضبطِ نفس اور سماجی امن ہے۔ یہ اقدار اگرچہ وحیِ الٰہی پر قائم نہیں، لیکن عملی طور پر انسانی معاشروں میں امن، برداشت اور بقائے باہمی کو فروغ دیتی ہیں۔ مصنوعی ذہانت کی اخلاقی پروگرامنگ میں ان اصولوں کو شامل کرنے سے AI کو ضرر رسانی، نفرت انگیزی اور تشدد سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے، جو کثیر مذہبی معاشروں کے لیے نہایت ضروری ہے۔

مشترکہ اخلاقی اقدار اور بین المذاہب اخلاقی اشتراک

دنیا کے تمام بڑے مذاہب کے اخلاقی نظاموں کا تقابلی مطالعہ یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ اگرچہ عقائد، عبادات اور شریعتوں میں اختلاف موجود ہے، لیکن بنیادی اخلاقی اقدار میں غیر معمولی اشتراک پایا جاتا ہے۔ سچائی، عدل، رحم، امانت، احترامِ انسانیت، ظلم سے اجتناب اور خیر خواہی تقریباً تمام آسمانی اور غیر آسمانی مذاہب میں مشترک ہیں۔ یہی مشترکہ اخلاقی بنیاد بین المذاہب ہم آہنگی اور اشتراکِ عمل کی اصل اساس ہے۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں چونکہ ڈیجیٹل نظام دنیا کے ہر مذہب، ہر قوم اور ہر تہذیب سے براہِ راست تعامل کر رہے ہیں، اس لیے ان مشترکہ اخلاقی اقدار کو ایک عالمی اخلاقی ضابطے (Global Ethical Framework) کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلام تمام انسانوں کے ساتھ عدل اور نیکی کے اصول کو یوں عالمی اخلاقی قاعدے کے طور پر بیان کرتا ہے کہ:

"لاَ يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّاللَّهَيُحِبُّالْمُقْسِطِينَ[7]".

اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور انصاف سے پیش آنے سے نہیں روکتا جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

یہ آیتِ کریمہ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ بھی عدل، احسان اور حسنِ سلوک کو ایک مستقل اخلاقی اصول کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ یہی وہ قدرِ مشترک ہے جو دیگر مذاہب میں بھی کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ عیسائیت میں محبتِ ہمسایہ، یہودیت میں عدلِ شریعت، بدھ مت میں عدمِ ایذا اور کنفیوشس ازم میں انسان دوستی—یہ سب اسی مشترکہ اخلاقی سرمایہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے تناظر میں یہ آیت ایک نہایت مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے کہ:

- AI کا رویّہ مذہبی امتیاز سے پاک ہو
- وہ تمام انسانوں کے ساتھ بلا تفریق عدل و انصاف پر قائم رہے
- کسی مذہب، قوم یا گروہ کے خلاف تعصب کا شکار نہ ہو

اس طرح بین المذاہب مشترکہ اخلاقیات AI کے لیے Universal Moral Standards فراہم کرتی ہیں۔ دنیا کے مختلف مذاہب کے درمیان بنیادی اخلاقی اقدار میں ایک مضبوط اور فطری اشتراک موجود ہے۔ یہی مشترکہ اخلاقیات بین المذاہب ہم آہنگی کی اصل بنیاد ہیں اور یہی اقدار مصنوعی ذہانت کے لیے بھی ایک **عالمی اخلاقی فریم ورک** مہیا کر سکتی ہیں۔ اگر AI کو ان مشترکہ انسانی اخلاقی اصولوں کے مطابق پروگرام کیا جائے تو یہ ٹیکنالوجی مذہبی تصادم کے بجائے عالمی امن، عدل اور انسانی فلاح کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت میں اخلاقی پروگرامنگ

مشینی اخلاقیات کا نظریہ اور دائرۂ کار

مشینی اخلاقیات (Machine Ethics) سے مراد وہ علمی و تحقیقی شعبہ ہے جس میں اس امر کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کس طرح مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو اخلاقی اصولوں کے مطابق پروگرام کیا جائے تاکہ وہ اپنے فیصلوں اور افعال میں انسانی اقدار، عدل، ذمہ داری اور خیر کو ملحوظ رکھ سکیں۔ چونکہ جدید AI نظام خودکار طور پر فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس لیے اب اخلاقیات صرف انسان کے انفرادی عمل تک محدود نہیں رہی بلکہ مشین کے طرزِ عمل کا حصہ بھی بن چکی ہے۔

[7] الممتحنہ: 8

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

Machine Ethicsکادائرۂ کار طبّی فیصلوں(Medical AI) ،عدالتی نظام(Judicial Algorithms) ،جنگی ڈرونز،مالیاتی خودکار نظام، نگرانی (Surveillance)اور سوشل میڈیا الگورتھمز تک پھیلا ہوا ہے۔ان تمام شعبوں میں AI کے فیصلے براہِ راست انسانی جان، عزت، مال اور حقوق پر اثر انداز ہوتے ہیں،اس لیے اخلاقی پروگرامنگ ناگزیر ہو جاتی ہے۔قرآن مجید انسان کو ذمہ داری اور امانت کے تصور کے ذریعے اخلاقی جواب دہی کی بنیاد یوں بیان کرتا ہے کہ :

"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا[8]".

ہم نے اس امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے،اور انسان نے اسے اٹھالیا، بے شک وہ ظالم اور نادان ہے۔

یہ آیتِ کریمہ انسان کو اخلاقی ذمہ داری(Moral Responsibility) کا حامل قرار دیتی ہے۔امانت سے مراد محض دینی فرائض نہیں بلکہ وہ تمام اختیارات اور طاقتیں بھی ہیں جو انسان کو عطا کی گئی ہیں۔مصنوعی ذہانت چونکہ انسان ہی کی تخلیق ہے اور اس کے فیصلے دراصل انسانی پروگرامنگ کا نتیجہ ہوتے ہیں،اس لیے AI کی اخلاقی جواب دہی بالواسطہ طور پر انسان ہی پر عائد ہوتی ہے۔

Machine Ethicsکا بنیادی مقصد یہی ہے کہ انسان اپنی اس امانت یعنی طاقت اور علم کو ظلم، ناانصافی اور ضرر کے بجائے عدل، خیر اور فلاحِ انسانیت کے لیے استعمال کرے۔اگر AI کو بغیر اخلاقی نگرانی کے خودکار فیصلوں کا اختیار دے دیا جائے تو یہ ''امانت'' خیانت میں بدل سکتی ہے۔یہ آیت مشینی اخلاقیات کے اس بنیادی اصول سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔

مشینی اخلاقیات محض ایک تکنیکی بحث نہیں بلکہ گہری اخلاقی و مذہبی ذمہ داری کا تقاضا ہے۔چونکہ AI انسان کے اختیار، علم اور طاقت کی توسیع ہے،اس لیے اس کے ہر فیصلے کی اخلاقی جواب دہی بھی انسان ہی پر عائد ہوتی ہے۔ Machine Ethics کا دائرۂ کار تمام خودکار فیصلوں، خودمختار نظاموں اور انسانی حقوق سے متعلق ہر شعبے کو محیط ہے۔اگر اس دائرے میں اخلاقی نگرانی شامل نہ کی جائے تو AI ترقی کے بجائے انسانی معاشروں کے لیے ایک سنگین اخلاقی خطرہ بن سکتی ہے۔

الگورتھمک تعصب،انصاف اور شفافیت

الگورتھمک تعصب (Algorithmic Bias) سے مراد وہ غیر منصفانہ جھکاؤ ہے جو AI نظاموں میں ڈیٹا کے انتخاب، پروگرامنگ کی ساخت یا تربیتی نمونوں(Training Data) کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔چونکہ AI اپنے فیصلے ماضی کے ڈیٹا اور انسانی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر کرتا ہے،اس لیے اگر یہ ڈیٹا متعصب،ادھورا یا کسی خاص طبقے کے مفادات کا عکاس ہو تو AI کے فیصلے بھی ناانصافی، امتیاز اور ظلم پر مبنی ہو جاتے ہیں۔اسی لیے جدید AI Ethics میں انصاف(Fairness) اور شفافیت(Transparency) کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیا گیا ہے۔شفافیت سے مراد یہ ہے کہ AI کے فیصلوں کی وجہ، منطق اور طریقہ کار انسان کے لیے قابلِ فہم ہو،تاکہ اس پر احتساب ممکن ہو سکے۔عدل کو ہر نظامِ فیصلہ سازی کی بنیاد قرار دیتے ہوئے قرآن مجید یوں ہدایت دیتا ہے کہ :

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ[9]".

اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو،اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، خواہ وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔

یہ آیتِ کریمہ عدل کو اس درجہ مطلق اور غیر جانبدار حیثیت دیتی ہے کہ انسان کو اپنے مفاد،اپنے قریبی رشتوں اور اپنے طبقے کے خلاف بھی انصاف قائم رکھنے کا حکم دیتی ہے۔یہی اصول الگورتھمک انصاف کی روح ہے۔اگر AI نظام کسی نسل، مذہب، جنس یا طبقے کے خلاف جھکاؤ رکھتا ہو تو وہ اس قرآنی اصولِ عدل کی صریح خلاف ورزی ہے۔

اسی طرح شفافیت اس لیے ضروری ہے تاکہ :

[8] الأحزاب:72

[9] النساء:135

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- AI کا فیصلہ اندھا (Blind Decision) نہ ہو
- اس کی منطق انسان کے لیے قابلِ فہم ہو
- غلط فیصلوں کی اصلاح ممکن ہو
- تعصب کی نشاندہی کی جا سکے

اگر الگورتھم خفیہ اور ناقابلِ فہم ہوں تو ظلم کے خلاف احتساب ناممکن ہو جاتا ہے، اور یہی چیز AI کو سماجی انصاف کے بجائے سماجی جبر کا آلہ بنا سکتی ہے۔ الگورتھمک تعصب مصنوعی ذہانت کا سب سے بڑا اخلاقی خطرہ ہے، کیونکہ یہ نادانستہ طور پر ظلم، امتیاز اور سماجی ناانصافی کو فروغ دے سکتا ہے۔ انصاف اور شفافیت وہ دو بنیادی اصول ہیں جو AI کو ایک قابلِ اعتماد اور انسانی فلاح کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ قرآنی تصورِ عدل الگورتھمک فیصلوں کے لیے ایک ایسا آفاقی اخلاقی معیار فراہم کرتا ہے جو ہر مذہب، ہر تہذیب اور ہر معاشرے میں قابلِ قبول ہے۔ اگر AI کو ان اصولوں کے تحت پروگرام نہ کیا گیا تو یہ ٹیکنالوجی انصاف کے بجائے طاقتور طبقوں کے مفادات کی خادم بن کر رہ جائے گی۔

قابلِ وضاحت مصنوعی ذہانت اور اخلاقی جواب دہی

قابلِ وضاحت مصنوعی ذہانت (Explainable Artificial Intelligence — XAI) سے مراد وہ AI نظام ہے جس کے فیصلوں کی منطق، وجہ اور طریقۂ کار انسان کے لیے قابلِ فہم ہو۔ جدید دور میں AI طبّی تشخیص، مالیاتی فیصلوں، عدالتی سفارشات اور نگرانی کے نظاموں میں استعمال ہو رہی ہے، مگر ایک بڑا اخلاقی مسئلہ یہ ہے کہ اکثر AI فیصلے "Black Box" کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، جہاں نہ فیصلہ کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ کیوں ہوا، اور نہ متاثرہ فرد کو۔ اخلاقی جواب دہی (Moral Accountability) کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ایسا فیصلہ جو انسانی جان، عزت یا مال کو متاثر کرے، اس کی وضاحت ممکن ہو۔ اگر فیصلے کی وضاحت نہ ہو تو نہ عدل ممکن ہوتا ہے اور نہ ہی اخلاقی احتساب (Ethical Accountability)۔ انسانی اعمال کی جواب دہی اور وضاحت کے اصول کو قرآن یوں بیان کرتا ہے کہ:

"وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ[10]"

اور انہیں روک لو، بے شک ان سے باز پرس کی جائے گی۔

یہ آیت اس اصولِ عظیم کی بنیاد رکھتی ہے کہ ہر عمل جواب دہی سے مشروط ہے۔ اسلامی فکر میں کوئی فعل، کوئی فیصلہ اور کوئی اختیار ایسا نہیں جو احتساب سے بالاتر ہو۔ یہی تصور قابلِ وضاحت مصنوعی ذہانت کی اخلاقی بنیاد بھی بنتا ہے، کیونکہ اگر AI کے فیصلے کی وضاحت ممکن نہ ہو تو اس پر اخلاقی احتساب بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ Explainable AI کا مقصد یہ ہے کہ:

- AI کے فیصلے کی منطق واضح ہو
- غلطی کی نشاندہی ممکن ہو
- متاثرہ فرد کو اپنے حقِ اعتراض کا موقع ملے
- نظامِ انصاف میں ٹیکنالوجی اندھی قوت نہ بن جائے

اگر AI کے فیصلے غیر واضح ہوں تو وہ "غیر ذمہ دار طاقت" میں بدل جاتے ہیں، جو انسانی معاشرے میں ظلم کی جدید صورت بن سکتی ہے۔ قرآن کا اصولِ سوال (مسئولون) واضح کرتا ہے کہ احتساب کی شرط ہی وضاحت ہے، اور وضاحت کے بغیر کوئی بھی نظام اخلاقی نہیں کہلا سکتا۔ Explainable AI محض تکنیکی ضرورت نہیں بلکہ ایک اخلاقی فریضہ ہے۔ جب تک AI کے فیصلے قابلِ فہم، قابلِ جانچ اور قابلِ احتساب نہ ہوں، اس وقت تک اسے انصاف، عدل اور اخلاق کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔ قرآن کا تصورِ جواب دہی قابلِ وضاحت AI کے لیے ایک مضبوط مذہبی و اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

---

[10] الصافات: 24

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اخلاقی اقدار کو کوڈ میں منتقل کرنے کے طریقے

اخلاقی اقدار کو کوڈ میں منتقل کرنا (Embedding Moral Values into Code) مشینی اخلاقیات کا سب سے بنیادی اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔اس سے مراد وہ تمام فنی، فلسفیانہ اور اخلاقی طریقے ہیں جن کے ذریعے انصاف، عدمِ ضرر، امانت، شفافیت اور خیر جیسے اقدار کو الگورتھم کی ساخت، ڈیٹا کے انتخاب اور فیصلے کے اصولوں میں شامل کیا جاتا ہے۔

عملاً یہ کام درج ذیل طریقوں سے کیا جاتا ہے:

- Rule-Based Ethical Programming
- Value-Sensitive Design (VSD)
- Ethical Constraints in Machine Learning
- Human-in-the-Loop Systems

لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اخلاقیات کو محض ریاضیاتی اصولوں میں مکمل طور پر سمویا نہیں جا سکتا، کیونکہ اخلاق انسانی نیت، سیاق اور نتائج سے جڑی ہوتی ہے۔اخلاقی اقدار کے باطن میں راسخ ہونے کا اصول نبی کریم ﷺ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى[11]"

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی۔

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اخلاق محض ظاہری عمل کا نام نہیں بلکہ **نیت**، مقصد اور باطنی محرک اس کی بنیاد ہیں۔یہی پہلو AI کے اخلاقی کوڈنگ میں سب سے بڑا چیلنج بنتا ہے، کیونکہ مشین کے پاس نیت، ضمیر اور شعور نہیں ہوتا۔

اخلاقی اقدار کو کوڈ میں منتقل کرنے کے لیے درج ذیل پہلو ناگزیر ہیں:

1. انسانی نگرانی :(Human Oversight) تاکہ مشین کے فیصلے مطلق نہ ہو جائیں۔
2. قدر پر مبنی پروگرامنگ :(Value-Based Coding) جیسے انصاف، امانت اور عدمِ ضرر کو الگورتھمک حدود میں باندھنا۔
3. نتائج پر مبنی جانچ :(Outcome Evaluation) ہر فیصلے کے سماجی اثرات کی مسلسل جانچ۔
4. اخلاقی اسٹیک ہولڈرز کی شمولیت :فقہاء، فلسفی، سماجی سائنسدان اور ماہرینِ AI کی مشترکہ شرکت۔

حدیث کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اگر نیت فاسد ہو تو عمل بھی اخلاقی نہیں رہتا۔اسی طرح اگر AI کا ڈیزائن، مقصد اور ڈیٹا فاسد ہو تو اس کا آؤٹ پُٹ بھی اخلاقی نہیں ہو سکتا، چاہے وہ تکنیکی طور پر کتنا ہی درست کیوں نہ ہو۔

اخلاقی اقدار کو کوڈ میں منتقل کرنا محض پروگرامنگ کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک گہرا اتہذیبی، مذہبی اور فلسفیانہ عمل ہے۔چونکہ مشین نیت اور شعور سے محروم ہوتی ہے، اس لیے اخلاقی کوڈنگ میں انسانی نگرانی، شفاف مقاصد اور قدر پر مبنی اصول لازمی ہیں۔حدیثِ نیت یہ واضح کرتی ہے کہ اصل اخلاقی روح مقصد میں پوشیدہ ہوتی ہے، اور یہی روح AI کے اخلاقی نظام میں زندہ رکھنا سب سے بڑا چیلنج ہے۔

کثیر مذہبی معاشروں میں مصنوعی ذہانت کے اخلاقی مسائل

مذہبی شناخت، پرائیویسی اور ڈیٹا کا تحفظ

کثیر مذہبی معاشروں میں مذہبی شناخت (Religious Identity) افراد کی شخصی، سماجی اور قانونی حیثیت میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔جدید دور میں مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے چہرہ شناسی(Facial Recognition)، ڈیٹا مائننگ، سوشل میڈیا اینالیٹکس اور نگرانی کے نظام افراد کے مذہبی رجحانات، عبادات، سماجی میل جول اور نظریاتی وابستگیوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔اس صورتِ حال میں پرائیویسی کا تحفظ(Right to Privacy) اور ذاتی ڈیٹا کی حرمت(Data Protection) ایک سنگین اخلاقی اور قانونی مسئلہ بن چکا ہے۔

اگر مذہبی شناخت سے متعلق ڈیٹا غیر محفوظ ہو جائے تو:

---

[11] بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، مکہ مکرمہ، 2001ء، ج 1، ص 3، کتاب بدءِ الوحی، حدیث نمبر 1

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- مذہبی امتیاز(Religious Discrimination)
- جبری نگرانی(Surveillance)
- ریاستی یا کارپوریٹ جبر
- اور فرقہ وارانہ کشیدگی

جیسے خطرات جنم لیتے ہیں۔اسی لیے AI کے استعمال میں مذہبی شناخت کے تحفظ کو ایک بنیادی اخلاقی اصول کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔قرآنِ مجید افراد کی نجی زندگی میں بلا اجازت مداخلت اور جاسوسی سے واضح طور پر منع کرتے ہوئے اصولِ پرائیویسی یوں بیان کرتا ہے کہ :

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ
الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا[12]"

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ پڑو، اور
تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔

اس آیتِ مبارکہ میں تین بنیادی اخلاقی اصول بیان کیے گئے ہیں:

1. بدگمانی سے اجتناب
2. جاسوسی اور ٹوہ لگانے کی ممانعت
3. انسانی عزت و آبرو کی حفاظت

لفظ "وَ لَا تَجَسَّسُوا" (جاسوسی نہ کرو) اسلامی اخلاقیات میں پرائیویسی کے تحفظ کی واضح بنیاد ہے۔کلاسیکی مفسرین کے مطابق اس کا اطلاق افراد کی ذاتی زندگی، راز، کمزوریوں اور نجی معاملات پر بلا جواز نگرانی کی حرمت پر ہوتا ہے۔یہی اصول جدید ڈیجیٹل دنیا میں ڈیٹا پروٹیکشن(Data Protection) اور سرویلنس لِمٹس (Surveillance Limits) کی اخلاقی اساس بنتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے ذریعے اگر:

- مذہبی جلوسوں کی نگرانی
- عبادت گاہوں کے ڈیٹا کی نگرانی
- سوشل میڈیا پر مذہبی اظہار کی مسلسل ٹریکنگ

کثیر مذہبی معاشروں میں مصنوعی ذہانت کا استعمال اگر مذہبی شناخت، پرائیویسی اور ڈیٹا کے تحفظ کے واضح اخلاقی ضوابط کے بغیر کیا گیا تو یہ سنگین سماجی اور ایمانی فتنوں کو جنم دے سکتا ہے۔قرآن کا اصولِ عدمِ تجسس جدید ڈیجیٹل پرائیویسی کے لیے ایک عالمگیر اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے۔اس بنا پر AI کے تمام نگرانی، ڈیٹا جمع کرنے اور تجزیاتی نظاموں میں مذہبی حساسیت، فرد کی رضامندی اور سخت قانونی و اخلاقی تحفظ کو لازم قرار دینا ناگزیر ہے۔

مذہبی امتیاز اور الگورتھمک ناانصافی

مصنوعی ذہانت کے الگورتھمز سماجی خدمات، روزگار، قرض، تعلیم اور حتیٰ کہ عدالتی فیصلوں میں استعمال ہو رہے ہیں۔تاہم، اگر یہ الگورتھمز تربیتی ڈیٹا میں موجود ماضی کے تعصبات، امتیازات یا معاشرتی جھکاؤ کو بغیر تصحیح کے استعمال کریں، تو یہ نتائج میں مذہبی امتیاز(Religious Discrimination) اور الگورتھمک ناانصافی(Algorithmic Unfairness) پیدا کر سکتے ہیں۔کثیر مذہبی معاشروں میں اس کا اثر نہ صرف افراد بلکہ پوری سماجی ہم آہنگی پر پڑتا ہے۔

اسلام میں عدل اور مساوات کے اصول کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ :

[12] الحجرات:12

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّاللَّهَنِعِمَّايَعِظُكُمبِهِۗ إِنَّاللَّهَكَانَسَمِيعًابَصِيرًا[13]"

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو واپس کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں کتنی اچھی نصیحت کرتا ہے! بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عدل اور امانت داری ہر فیصلے میں لازمی ہیں، خواہ وہ کسی بھی طبقے یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ AI نظام میں الگورتھمک فیصلے اس آیت کے تناظر میں تبھی جائز ہوں گے جب وہ:

- کسی مذہبی گروہ کے خلاف جانبدار نہ ہوں
- تمام افراد کے ساتھ یکساں سلوک کریں
- تربیتی ڈیٹا میں موجود تعصبات کو درست کیا جائے

اگر AI میں مذہبی امتیاز پیدا ہو تو یہ نہ صرف قرآنی اصول عدل کی خلاف ورزی ہے بلکہ سماجی انتشار اور فرقہ وارانہ کشیدگی بھی پیدا کر سکتا ہے۔ الگورتھمک ناانصافی کو روکنے کے لیے Ethical Auditing, Bias Mitigation اور Diverse Training Data لازمی ہیں۔

مذہبی امتیاز اور الگورتھمک ناانصافی کثیر مذہبی معاشروں میں AI کے سب سے بڑے اخلاقی خطرات میں سے ہیں۔ قرآن کے اصولِ عدل اور امانت داری AI کے فیصلوں میں ایک واضح اخلاقی معیار فراہم کرتے ہیں۔ اس معیار کے بغیر AI نہ صرف تکنیکی ناکام بلکہ سماجی اور اخلاقی اعتبار سے بھی نقصان دہ ہو سکتی ہے۔

ریاستی نگرانی، سوشل میڈیا اور مذہبی آزادی

ریاستی نگرانی اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم اب افراد کی مذہبی وابستگی، عبادات، مذہبی اجتماع اور نظریاتی ترجیحات تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس صورتِ حال میں مذہبی آزادی (Freedom of Religion) خطرے میں پڑ جاتی ہے، خاص طور پر جب AI کے نظام:

- ڈیٹا اکٹھا کر کے مذہبی گروہوں کو ٹریک کریں
- صارفین کی مذہبی سرگرمیوں پر پروفائلنگ کریں
- ریاست یا کارپوریٹ مفاد کے لیے یہ معلومات استعمال ہوں

یہ خطرہ نہ صرف انسانی حقوق بلکہ مذہبی ہم آہنگی کے لیے بھی سنگین ہے۔

قرآن میں مذہبی آزادی اور اجبار سے روکنے کا اصول یوں بیان ہوا ہے کہ:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدتَّبَيَّنَالرُّشْدُمِنَالْغَيِّ[14]"

دین میں کوئی جبر نہیں، کیونکہ ہدایت حق اور گمراہی واضح ہو گئی ہے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مذہب میں ہر فرد کی آزادی لازمی ہے۔ AI اور سوشل میڈیا کے نظام اگر مذہبی رجحانات کو بغیر رضا کی نگرانی اور پروفائلنگ کے استعمال کریں، تو یہ صریح قرآنِ مجید کے اصول عدمِ اجبار کی خلاف ورزی ہے۔ خاص طور پر کثیر مذہبی معاشروں میں:

- مذہبی اقلیتیں اپنی عبادات، نظریات اور اجتماع کے لیے خوفزدہ ہو سکتی ہیں
- سوشل میڈیا پر وفائلنگ کی بنیاد پر تعصب، پابندیاں یا تعلیمی و مالی نقصان پیدا ہو سکتا ہے
- ریاستی نگرانی کے ذریعے مذہبی آزادی کی پامالی ہو سکتی ہے

AI کے نظام میں Privacy-by-Design, Faith-Sensitive Algorithms اور User Consent **لازمی** ہیں تاکہ مذہبی آزادی کی حفاظت ہو سکے۔ ریاستی نگرانی اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم کثیر مذہبی معاشروں میں مذہبی آزادی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ قرآن کا اصول لا اکراہ فی

[13] النساء:58

[14] البقرہ:256

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

الدین AIاور ڈیجیٹل نظام میں ایک عالمی اخلاقی رہنمافراہم کرتاہے تاکہ مذہبی اظہار، عبادت اور اجتماع کی آزادی ہر فرد کے لیے یقینی بنائی جاسکے۔اس بناپر AI کے تمام نگرانی اور پروفائلنگ کے نظام میں مذہبی حساسیت اور صارف کی رضامندی لازمی ہے تاکہ مذہبی آزادی اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھا جاسکے۔

عالمی اخلاقی فریم ورک اور مذہبی تناظر میں مصنوعی ذہانت

اقوام متحدہ اور یونیسکو کے اخلاقی اصول برائے AI

عالمی سطح پر مصنوعی ذہانت کے استعمال سے پیدا ہونے والے اخلاقی اور سماجی چیلنجز کے پیش نظر اقوام متحدہ (UN) اور یونیسکو(UNESCO) نے AI کے لیے اخلاقی اصول مرتب کیے ہیں۔ یہ اصول بنیادی انسانی حقوق، شفافیت، عدم امتیاز، انسانی وقار اور ذمہ دارانہ ترقی پر مبنی ہیں۔ کثیر مذہبی معاشروں میں یہ اصول اس لیے اہم ہیں کہ AI کے فیصلے مختلف مذہبی، سماجی اور ثقافتی پس منظر کے حامل افراد پر اثرانداز ہوتے ہیں، اور اگر کوئی عالمی اخلاقی معیار موجود نہ ہو تو امتیاز، فرقہ وارانہ کشیدگی اور سماجی انتشار پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ اخلاقی اصول درج ذیل بنیادی نکات پر مرکوز ہیں:

- انسانی حقوق کا تحفظ
- انصاف اور عدم امتیاز
- شفافیت اور وضاحت
- انسانی فیصلہ سازی میں انسانی نگرانی
- سماجی اور ثقافتی حساسیت

یونیسکو کے AI Ethics Guidelines میں واضح کیا گیا ہے کہ:

"يَجِبُ أَنْ تُحَافَظَ حُقُوقُ الْإِنْسَانِ وَكَرَامَتُهُ فِي كُلِّ تَطْبِيقٍ لِلذَّكَاءِ الاصْطِنَاعِيِّ[15]".

مصنوعی ذہانت کے ہر اطلاق میں انسانی حقوق اور وقار کا تحفظ لازم ہے۔

یہ اصول اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ AI نظام کسی بھی مذہبی، نسلی یا سماجی پس منظر کے حامل افراد کے ساتھ غیر منصفانہ رویہ اختیار نہ کرے۔ یونیسکو کے رہنما اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ:

- AI کے فیصلے انسانی وقار کے خلاف نہ جائیں
- کسی بھی مذہبی گروہ کے خلاف تعصب پیدا نہ ہو
- انسانی حقوق کی عالمی اقدار کی خلاف ورزی نہ ہو

یہ عالمی اخلاقی معیار قرآنی اصول، جیسے عدل، امانت داری اور انسانی وقار کے نظریات سے ہم آہنگ ہیں۔ مثلاً قرآن میں انسان کی حرمت اور ہر فیصلے میں عدل کو بنیاد بنانے کا حکم AI کے اخلاقی فریم ورک میں عملی طور پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔

اقوام متحدہ اور یونیسکو کے عالمی اخلاقی اصول AI کے استعمال میں مذہبی حساسیت، انسانی حقوق اور شفافیت کو یقینی بناتے ہیں۔ کثیر مذہبی معاشروں میں یہ اصول AI کی ترقی کو انسانی فلاح اور سماجی ہم آہنگی کے لیے ایک مستحکم بنیاد فراہم کرتے ہیں، اور مذہبی، ثقافتی یا سماجی امتیاز کے خطرات کو کم کرتے ہیں۔

یورپی یونین اور مغربی دنیا کے قانونی و اخلاقی ضوابط

مغربی دنیا، خاص طور پر یورپی یونین (EU)، نے AI کے اخلاقی اور قانونی استعمال کے لیے جامع قوانین اور اخلاقی ضوابط مرتب کیے ہیں۔ ان ضوابط میں ڈیٹا پروٹیکشن، پرائیویسی، غیر امتیازی فیصلے، شفافیت، احتساب اور انسانی نگرانی شامل ہیں۔ EU کے General Data Protection Regulation (GDPR) اور AI Act نے AI کی ترقی میں انسانی حقوق، مذہبی آزادی اور سماجی انصاف کو یقینی بنانے کے لیے ضابطے متعین کیے ہیں۔ یہ قانونی و اخلاقی فریم ورک خاص طور پر کثیر مذہبی معاشروں میں اہم ہے، کیونکہ AI کے فیصلے مختلف مذہبی اور ثقافتی گروہوں پر اثرانداز ہو سکتے ہیں، اور قانونی معیار کے بغیر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ یورپی یونین کے GDPR دستاویز میں وضاحت کی گئی ہے کہ:

[15]UNESCO, Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence, Paris: UNESCO Publishing, 2021،15،

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"يَجِبُ حِمَايَةُ حَيَاةِ الْخَاصَّةِ وَتَحْقِيقُ مَبَادِئِ الشَّفَافِيَّةِ وَالْمُسَاءَلَةِ فِي كُلِّ تَطْبِيقٍ لِلذَّكَاءِ الاصْطِنَاعِيِّ[16]".

مصنوعی ذہانت کے ہر اطلاق میں پرائیویسی کا تحفظ، شفافیت اور احتساب لازمی ہیں۔

یہ بیان یورپی قانونی واخلاقی فلسفہ کی بنیاد ہے کہ AI نظام:

- کسی بھی مذہبی یا ثقافتی گروہ کے خلاف تعصب پیدا نہ کرے
- صارفین کی پرائیویسی اور نجی ڈیٹا محفوظ رکھے
- شفاف اور قابل احتساب فیصلے کرے

یہ ضابطے Ethical AI by Design کے تصور کو عملی شکل دیتے ہیں اور کثیر مذہبی معاشروں میں مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی حفاظت میں مددگار ہیں۔ قرآن وسنت کے اصول، جیسے عدل، امانت، عدم اجبار اور انسانی وقار، مغربی قانونی واخلاقی فریم ورک کے ساتھ عملی ہم آہنگی رکھتے ہیں۔

یورپی یونین اور مغربی دنیا کے قانونی واخلاقی ضوابط AI کے استعمال میں شفافیت، پرائیویسی، غیر امتیازی فیصلے اور انسانی احتساب کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف تکنیکی بلکہ اخلاقی اور سماجی سطح پر بھی AI کو مذہبی آزادی اور انسانی وقار کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں معاون ہیں۔ کثیر مذہبی معاشروں میں یہ ضوابط فرقہ وارانہ امتیاز، مذہبی تناؤ اور سماجی انتشار کے خطرات کو کم کرتے ہیں۔

اسلامی فقہی ادارے اور جدید ٹیکنالوجی کے اخلاقی فتاویٰ

جدید دور میں مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ اسلامی فقہی اداروں نے متعدد اخلاقی فتاویٰ جاری کیے ہیں تاکہ تکنیکی اختراعات کو اسلامی اصول، انسانی وقار، عدل اور اخلاقیات کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکے۔ یہ فتاویٰ AI کے استعمال میں ذاتی ڈیٹا کی حفاظت، الگورتھمک انصاف، انسانی نگرانی، اور مذہبی حساسیت کے اصول وضع کرتے ہیں۔ اسلامی فقہ میں یہ بنیادی اصول شامل ہیں: انسانی وقار اور عزت کا تحفظ، عدل وانصاف اور امتیاز سے اجتناب، شفافیت اور جواب دہی، اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں مقاصد شریعت کی تعمیل۔ تقی عثمانی بیان کرتے ہیں کہ:

"يَجِبُ أَنْ تَخْضَعَ تَطْبِيقَاتُ التِّقْنِيَّةِ لِأَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ وَأَنْ تُحَافَظَ عَلَى حُقُوقِ الْإِنْسَانِ وَأَمَانَتِهِ[17]".

تکنیکی اطلاقات کو شریعت کے احکام کے تابع ہونا چاہیے اور انسانی حقوق وامانت کا تحفظ لازمی ہے۔

یہ اصول واضح کرتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ہر اطلاق میں فقہی رہنمائی موجود ہونی چاہیے تاکہ ٹیکنالوجی شریعت کی حدود کی خلاف ورزی نہ کرے اور انسانی حقوق اور نجی معلومات محفوظ رہیں۔ فقہی ادارے AI کے ڈیزائن اور نفاذ میں اخلاقی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے کثیر مذہبی معاشروں میں اسلامی اصولوں کے مطابق انسانی وقار اور عدل یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ یہ اصول نہ صرف مقامی مذہبی فریم ورک بلکہ یونیسکو اور اقوام متحدہ کے عالمی اخلاقی اصولوں کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہیں، اور AI کو سماجی ومذہبی حساسیت کے ساتھ چلانے میں مدد دیتے ہیں۔ فقہی رہنمائی AI کے استعمال میں اخلاقی، قانونی اور مذہبی توازن قائم کرنے کے لیے ناگزیر ہے، تاکہ جدید ٹیکنالوجی کے فوائد انسانی حقوق اور مذہبی اقدار کے خلاف نہ جائیں۔

اسلامی فقہی ادارے جدید ٹیکنالوجی میں اخلاقی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے AI کے استعمال میں انسانی حقوق، عدل، شفافیت اور مذہبی حساسیت کی حفاظت ممکن ہوتی ہے۔ فقہی فتاویٰ AI کے اخلاقی فریم ورک میں ایک مستحکم مذہبی بنیاد فراہم کرتے ہیں، خاص طور پر کثیر مذہبی معاشروں میں جہاں مذہبی اور ثقافتی حساسیت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

[16] European Commission, Proposal for a Regulation Laying Down Harmonized Rules on Artificial Intelligence (Artificial Intelligence Act), Brussels: European Commission, 2018-22 ،1 ،

[17] عثمانی، محمد تقی، فقہ وٹیکنالوجی: جدید مسائل اور شرعی رہنمائی، دارالعلوم کراچی، کراچی، 2019ء، ج1، ص78

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خلاصہ

یہ مطالعہ مصنوعی ذہانت (AI) کے کثیر مذہبی معاشروں میں استعمال اور اس کے اخلاقی، سماجی اور مذہبی اثرات کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔ جدید AI ٹیکنالوجیز، جیسے مشین لرننگ، روبوٹکس، ڈیٹا اینالیٹکس اور سوشل میڈیا الگورتھمز، سماجی، اقتصادی اور تعلیمی شعبوں میں انقلاب برپا کر رہی ہیں، تاہم ان کے استعمال سے مذہبی حساسیت کے حامل معاشروں میں اخلاقی چیلنجز بھی پیدا ہوتے ہیں۔ مقالے میں سب سے پہلے AI کی تعریف، تاریخی ارتقاء اور مشینی اخلاقیات (Machine Ethics) کے بنیادی تصورات جیسے الگورتھمک انصاف، شفافیت اور اخلاقی جواب دہی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے بعد دنیا کے بڑے مذاہب، جیسے اسلام، عیسائیت، یہودیت اور مشرقی مذاہب (ہندومت، بدھ مت، کنفیوشس ازم) میں اخلاقیات کے اصولوں کا تقابلی مطالعہ کیا گیا تاکہ مشترکہ اخلاقی اقدار اور بین المذاہب تعاون کے امکانات واضح ہو سکیں۔ مقالے میں عالمی اور قومی سطح پر AI کے لیے اخلاقی فریم ورک اور سفارشات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے، جس میں اقوام متحدہ، یونیسکو، یورپی یونین اور اسلامی فقہی اداروں کے اصول شامل ہیں۔ یہ فریم ورک AI کے نظام میں انسانی حقوق، مذہبی حساسیت اور سماجی ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ علاوہ ازیں، بین المذاہب اخلاقی پروگرامنگ کے عملی ماڈلز، مذہبی اداروں کی شمولیت، اور عالمی AI گورننس کے نظام پر بھی بحث کی گئی ہے، تاکہ AI کے نظام میں شفافیت، انصاف اور جواب دہی برقرار رہ سکے۔ یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ کثیر مذہبی معاشروں میں AI کے استعمال میں اخلاقی، مذہبی اور ثقافتی حساسیت کو مدنظر رکھنا ناگزیر ہے۔ بین المذاہب مکالمہ، فقہی رہنمائی، اور عالمی سطح پر ہم آہنگ اخلاقی اصول AI کے ذمہ دارانہ اور محفوظ استعمال کو ممکن بناتے ہیں، جو انسانی وقار، مذہبی آزادی اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔

مصادر و مراجع

1. القرضاوی، یوسف۔ اسلام میں جائز اور ناجائز۔ جدہ: ادارہ التوحید، 2005ء۔
2. غزالی، امام ابو حامد محمد بن محمد۔ احیاء علوم الدین۔ بیروت: دار الفکر، 1969ء۔
3. القرضاوی، یوسف۔ فقہ اقلیت: اصول اور اطلاقات۔ قاہرہ: دار الفکر، 2010ء۔
4. Russell, Stuart, and Peter Norvig. Artificial Intelligence: A Modern Approach. Upper Saddle River, NJ: Prentice Hall, 2016.
5. Sardar, Ziauddin. Reading the Qur'an: The Contemporary Relevance of the Islamic Text. London: Oxford University Press, 2011.
6. Kamali, Mohammad Hashim. Principles of Islamic Jurisprudence. Cambridge: Islamic Texts Society, 2003.
7. Esposito, John L. Islam and Politics. Syracuse, NY: Syracuse University Press, 1998.
8. Kamali, Mohammad Hashim. Shari'ah Law: An Introduction. Oxford: Oneworld Publications, 2008.
9. UAE Government. UAE Artificial Intelligence Strategy 2031. Abu Dhabi: Government of UAE, 2017.
10. European Commission. Ethics Guidelines for Trustworthy AI. Brussels: European Commission, 2019.
11. Al-Attar, Ali. Islamic Ethics and Artificial Intelligence. London: Routledge, 2020.